بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوۂ حمراء الاسد کے حوالے سے آنحضور ﷺ کی سیرت اور صحابہ کرامؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عشق ووفا اور قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26 اپریل 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

غزوہ حمراء الاسد کا سبب اور اس کا پس منظر گذشتہ خطبہ میں بیان ہوا تھا۔ جب اُحد کی جنگ کے بعد دشمن کا راستہ سے پلٹ کر مدینے پر حملہ کرنے کی سازش کا علم ہوا تو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو بلایا اور ان دونوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کی طرف چلیں تا کہ وہ ہمارے بچوں پر حملہ آور نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد لوگوں کو بلوایا اور حضرت بلالؓ سے اعلان کروایا کہ دشمن کے لیے نکلو اور ہمارے ساتھ وہی نکلے جو گذشتہ روز اُحد کی لڑائی میں شامل تھے۔ حضور ﷺ نے اپنا جھنڈا منگوایا اور یہ حضرت علیؓ کو دے دیا۔ ایک جگہ یہ بھی بیان ہوا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کو دیا تھا۔ اس موقع پر آپؐ نے حضرت ابن ام مکتومؓ کو مدینے میں اپنا نائب مقرر کیا تھا۔

سیرت نگار لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کا دشمن کے تعاقب میں نکلنے کا فیصلہ انتہائی دانشمندانہ تھا۔ تفصیل میں بیان ہوا ہے کہ منافقین کے نزدیک بنا زائد افرادی قوت کے جانا انتہائی خطرناک تھا مگر بعد کے حالات نے ثابت کر دیا کہ حضور ﷺ کا فیصلہ انتہائی دانشمندانہ تھا جس سے مسلمانوں کو بے شمار فوائد حاصل ہوئے۔ اس فیصلے نے مجاہدین کے حوصلوں کو مزید بلندیوں تک پہنچا دیا اور منافقین کے دل پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت ارادی اور قوت یقین کی ہیبت طاری کر دی۔ تیسری طرف جب دشمن کو خبر ملی کہ اسلامی لشکر ان کے

تعاقب میں ہے تو اُن کے حوصلوں کے ٹمٹماتے چراغ بجھنے لگے۔ اس موقع پر رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی نے بھی ساتھ جانے کی اجازت مانگی تھی جس پر آنحضرت ﷺ نے اُسے منع فرما دیا تھا۔

آنحضرت ﷺ کے اعلان کے بعد زخمی صحابہؓ کے عشق اور وفا کا یہ عالم تھا کہ وہ اپنے زخموں کو سنبھالتے ہوئے اپنے اسلحوں کو لیے ہوئے ایک بار پھر فوری طور پر نکل پڑے۔ حضرت اُسید بن حضیرؓ کو نو ۹ زخم لگے تھے اُنہوں نے ابھی دوا لگانے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ کانوں میں آواز پڑتے ہی زخموں پر دوائی لگانے کے لیے بھی نہیں رُکے اور چل پڑے۔ بنو سلمہ سے چالیس زخمی نکلے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُنہیں ایسی حالت میں بھی حکم کی تعمیل کرتے ہوئے دیکھ کر اُن کے لیے دعائے مغفرت کی۔ طفیل بن نعمانؓ کو تیرہ، خراش بن الصمۃ کو دس، کعب بن مالک کو دس سے زائد اور قطبہ بن عامر کو نو زخم لگے تھے لیکن اس کے باوجود مسلمان اپنے ہتھیاروں کی طرف دوڑے اور اپنے زخموں پر مرہم لگانے کے لیے نہیں ٹھہرے۔ خدا تعالیٰ نے اصحاب رسول ﷺ کے اسی جذبہ بے مثل کو اپنے کلام میں مرقوم فرما دیا تا کہ رہتی دنیا تک کے لیے ان پر عقیدتوں کے پھول نچھاور ہوتے رہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور رسول کو لبیک کہا بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکے تھے، ان میں سے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے احسان کیا اور تقویٰ اختیار کیا بہت بڑا اجر ہے۔ حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ اس کے ایک مصداق حضرت ابو بکرؓ اور حضرت زبیرؓ بھی ہیں۔

اس مہم میں ایک خوش بخت مخلص صحابی حضرت جابر بن عبد اللہؓ ایسے تھے جو جنگ اُحد میں اپنے باپ کے حکم کی تعمیل میں اپنی نو ۹ بہنوں کے پاس رُکنے کی وجہ سے شامل نہیں ہو سکے تھے جس کی تفصیل اُنہوں نے آپؐ کو بتائی تو آپؐ نے اُن کی عشق و محبت میں ڈوبی تفصیل سُن کر اُنہیں اجازت دی تھی۔

اس مہم میں آنحضرت ﷺ اس حالت میں روانہ ہوئے کہ چہرۂ مبارک مجروح تھا۔ پیشانی مبارک زخمی تھی۔ دندانِ مبارک ٹوٹا ہوا تھا۔ دونوں ہونٹ اندر کی جانب سے زخمی تھے۔ داہنا کندھا اور دونوں گھٹنے بھی زخمی تھے۔ حضرت طلحہؓ جن کے جسم پر ستر سے اوپر زخم تھے، بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے زخموں کی نسبت آنحضرت ﷺ کے زخموں کے متعلق زیادہ فکر مند تھا۔ ایک روایت کے مطابق آنحضرت ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ آئندہ کبھی قریش ہمارے ساتھ ایسا معاملہ نہیں کر پائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مکہ کو ہمارے ہاتھوں سے فتح کر دے گا یا ایک روایت کے مطابق فرمایا کہ ہم حجر اسود کو بوسہ دیں گے۔

اس غزوہ میں دو انصاری بھائیوں حضرت عبد اللہ بن سہلؓ اور حضرت رافع بن سہلؓ کی اطاعت کا نمونہ بھی نظر آتا ہے جنہوں نے زخمی حالت میں پیدل سفر کیا۔ تفصیل میں آتا ہے کہ جب وہ دونوں غزوہ احد سے

واپس آئے تو وہ شدید زخمی تھے۔ جب ان دونوں بھائیوں نے رسول اللہ ﷺ کا حمراء الاسد میں شمولیت کی بابت حکم سنا تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا بخدا اگر ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ میں شرکت نہ کر سکے تو یہ ایک بڑی محرومی ہو گی۔ پھر کہنے لگے بخدا ہمارے پاس کوئی سواری نہیں ہے جس پر ہم سوار ہوں اور نہ ہی ہم جانتے ہیں کہ کس طرح یہ کام کریں۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ آؤ میرے ساتھ ہم پیدل چلتے ہیں۔ حضرت رافعؓ نے کہا کہ اللہ کی قسم مجھے تو زخموں کی وجہ سے چلنے کی سکت بھی نہیں ہے۔ آپ کے بھائی نے کہا کہ آؤ ہم آہستہ آہستہ رسول اللہ ﷺ کی طرف چلتے ہیں۔ چنانچہ وہ دونوں گرتے پڑتے چلنے لگے۔ ایسی حالت تھی کہ دونوں ہی زخمی تھے لیکن جو بہتر تھے وہ زیادہ زخمی کو اپنی پیٹھ پر اٹھا لیتے تھے۔ لیکن آنحضرت ﷺ کی طرف چلتے رہے۔ کمزوری کی وجہ سے بعض دفعہ ایسی حالت ہوتی تھی کہ وہ حرکت بھی نہیں کر سکتے تھے یہاں تک کہ عشاء کے وقت وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ صحابہ کرام اس وقت ڈیرہ لگا لیا تھا اور آگ جلا رہے تھے۔ آپ دونوں کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا، آنحضرت ﷺ نے ان دونوں سے پوچھا کہ کس چیز نے تمہیں روکے رکھا تھا۔ ان دونوں نے اس کا سبب اور تفصیل بتا دی۔ آپؐ نے دونوں کو دعائے خیر دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم دونوں کو لمبی عمر نصیب ہوئی تو تم دیکھو گے کہ تم لوگوں کو گھوڑے، خچر اور اونٹ بطور سواریوں کے نصیب ہوں گے لیکن وہ تم دونوں کے اس سفر سے بہتر نہیں ہوں گی جو سفر اس وقت تم نے پیدل گرتے پڑتے کیا ہے یعنی تمہارے سفر کا ثواب اس زمانے کی بہترین نعمتوں سے بھی زیادہ ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ واقعہ حضرت انسؓ اور حضرت مونس فضالہ کے بیٹوں کے ساتھ پیش آیا تھا۔ ممکن ہے کہ یہ واقعہ دونوں کے ساتھ ہی پیش آیا ہو۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ اس غزوہ میں ہماری عام زادِ راہ کھجوریں تھیں۔ حضرت سعد بن عبادہؓ تیس اونٹ اور کھجوریں لائے جو حمراء الاسد مقام تک ہمارے لیے وافر رہیں۔ بعض دفعہ اونٹ کا گوشت بھی کھایا جاتا تھا۔ رات کے وقت کثرت سے آگ کے الاؤ روشن کیے جاتے تاکہ لشکر کی کثرت ظاہر ہو اور دشمن خائف ہو۔

اس دوران میں معبد بن ابو معبد خزاعی کا بھی ذکر آتا ہے کہ اس نے آنحضرت ﷺ سے ملاقات کی اور قریش کو بھی لشکر اسلام سے ڈرایا۔ یہ ابھی تک مشرک تھا، اس نے ابوسفیان کے سامنے لشکر اسلام کا مبالغہ سے ایسا نقشہ کھینچا کہ ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کے حوصلے پست ہو گئے اور ان پر گھبراہٹ اور رعب طاری ہو گیا اور ابوسفیان کو عافیت اسی میں نظر آئی کہ وہ جس قدر جلدی ہو سکے اپنے لشکر کو لے کر مکہ پہنچ

جائے۔ابوسفیان کی روانگی کی خبر کے بعد آنحضور ﷺ نے تین روز وہاں قیام فرمایا اور پھر آپؐ مدینہ واپس تشریف لے گئے۔ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ پانچ دن مدینہ سے باہر رہے۔

حضرت ابوعبیدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینے کی طرف واپس آنے سے پہلے معاویہ بن مغیرہ کو گرفتار کر رکھا تھا۔یہ چھپ کر مدینے میں رہ رہا تھا اور مدینے کے حالات کی خبر مخالفین کو دیا کرتا تھا۔ جب یہ گرفتار ہوا تو اس نے حضرت عثمانؓ سے امان طلب کی آپؓ کی درخواست پر آنحضور ﷺ نے اس کو امان دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ تین روز کے اندر یہاں سے چلا جائے اگر تین روز کے بعد دیکھا گیا تو قتل کر دیا جائے گا لیکن یہ تین روز کے بعد بھی وہیں چھپا رہا تو رسول اللہ ﷺ حضرت زید بن حارثہؓ اور حضرت عمار بن یاسرؓ کو فرمایا کہ تم فلاں جگہ اسے چھپا ہوا پاؤ گے۔چنانچہ اُن دونوں نے اُسے وہیں پایا اور قتل کر دیا۔

حمراء الاسد کے مقام پر آنحضور ﷺ نے مشرکوں کے شاعر ابوعزہ کو بھی گرفتار کیا تھا، قبل ازیں یہ غزوہ بدر کے وقت مسلمانوں کے ہاتھ گرفتار ہوا تھا اور اپنی غربت اور اپنی بیٹیوں کا واسطہ دے کر آپؐ سے رحم کی درخواست کی تھی اور آپؐ نے اس کو بغیر فدیہ لیے احسان کے طور پر چھوڑ دیا تھا اور اس سے یہ عہد لیا تھا کہ آئندہ وہ نہ تو آپؐ کے خلاف جنگ کو آئے گا، نہ آپؐ کے خلاف لشکر اکٹھا کرے گا اور نہ آپؐ کے خلاف کسی کو اکسائے گا مگر اُس نے اپنا عہد توڑ دیا اور جنگ اُحد میں قریش کے ساتھ واپس آیا اور اپنے شعروں کے ذریعے اُنہیں بھڑکاتا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے دعا فرمائی کہ یہ شخص اس دفعہ بچ کر نہ جانے پائے چنانچہ یہ پھر گرفتار ہوا۔اس نے پھر آپؐ سے رہائی کے لئے واسطے دیئے تاہم آپؐ نے حکم دیا کہ اس کی گردن ماردو۔ پھر آپؐ نے فرمایا مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاسکتا۔باقی انشاء اللہ آئندہ بیان ہو گا۔

بعد ازاں حضور انور نے فرمایا کہ دعائیں جاری رکھیں دنیا کے حالات کے لیے۔اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔

حضور انور نے آخر میں فراز احمد طاہر صاحب شہید آف ربوہ جنہیں آسٹریلیا کے ایک شاپنگ سینٹر میں ایک آسٹریلین شخص نے چاقو کے وار کر کے شہید کر دیا تھا کا ذکر خیر فرمایا اور ان کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔سب لواحقین کو بھی حوصلہ عطا فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔